ہفتہ وار رسالہ:276
WEEKLY BOOKLET:276

علمِ دین کے فضائل

صفحات:14

تختِ بلقیس کس طرح آیا؟ 01
لقمان حکیم کی وصیت 05
مشکلات آسان ہونے کا نسخہ 10
علم کی فضیلت پر اقوال 13

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِحیاءُ العُلوم، جلد 1 کے باب ”علم کا بیان“ سے کچھ ترمیم واضافے کے ساتھ

علمِ دین کے فضائل

دُعائے عطار یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”علمِ دین کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنی رضا کے لئے علمِ دین حاصل کرنے اور اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: مسلمان جب تک مجھ پر دُرود شریف پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابن ماجہ، 1/490، حدیث:907)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تختِ بِلقیس کس طرح آیا؟

ملکہ بِلقیس کا تختِ شاہی اَسّی (80) گز لمبا اور چالیس (40) گز چوڑا تھا، یہ سونے چاندی اور طرح طرح کے جَواہرات اور موتیوں سے آراستہ تھا، جب حضرت سُلَیمان علیہ السّلام نے بلقیس کے قاصِد اور اُس کے تحائف کو ٹُھکرا دیا اور اُس کو یہ خط بھیجا کہ وہ مسلمان ہو کر میرے دربار میں حاضر ہو جائے تو آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ بلقیس کے یہاں آنے سے پہلے ہی اُس کا تَخْت میرے دربار میں آجائے۔ تَخْت منگوانے سے آپ کا مقصود یہ تھا کہ اُس کا تَخْت حاضر کرکے اُسے مُعْجِزہ دکھادیں تاکہ اس پر آپ علیہ السّلام

کی نبوّت کی حقّانِیّت (یعنی سچائی) ظاہر ہو جائے کہ مُعجزہ نبی کی صداقت پر دلیل ہوتا ہے۔ بعض مُفَسِّرِین نے فرمایا کہ حضرتِ سلیمان علیہ السّلام نے چاہا کہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس تخت کی ہیئت و صورت بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ وہ اپنا تخت پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے درباریوں سے فرمایا جسے قرآنِ کریم میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے:

قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾

(پ19، النمل:38، 39)

ترجمۂ کنزالعرفان: سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہوکر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ ایک بڑا خبیث[1] جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کردوں گا اور میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں۔

جِنّ کا بیان سن کر حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سے بھی جلد وہ تخت میرے دربار میں آجائے۔ یہ سن کر آپ کے وزیر حضرتِ آصف بن بَرْخِیا رحمۃُ اللہِ علیہ جو اسمِ اَعْظَم جانتے تھے اور ایک باکرامت ولی تھے۔ انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السّلام سے عرض کیا جس کا قرآنِ کریم میں کچھ یوں بیان ہے۔ پارہ 19 سورۃُ النَّمل آیت نمبر: 40

1 . . . خبیث: بڑا سرکش (معرفۃ القران، ص304)

www.dawateislami.net

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ
(پ19، النمل:40)

ترجمۂ کنزالعرفان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

حضرتِ آصف بن بَرْخِیا رحمۃُ اللہِ علیہ نے روحانی قُوَّت سے بلقیس کے تخت کو مُلکِ سبا سے بیتُ الْمُقَدَّس تک حضرت سلیمان علیہ السّلام کے محل میں کھینچ لیا اور وہ تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر لمحہ بھر میں ایک دم حضرت سلیمان علیہ السّلام کی کُرسی کے قریب نَمُودار ہو گیا۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص189، 190۔ سیرت الانبیاء، ص714)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہاں اس واقعے میں حضرتِ آصف بن بَرْخِیا رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامت کا بیان ہے وہیں قرآنِ کریم میں آپ کے باکمال ہونے کی خُصوصِیَّت "علم" بیان ہوئی۔ علمِ دین بڑی اَفْضل عبادت ہے جیسا کہ حضرتِ عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا کہ انسان کون ہیں؟ فرمایا: عُلَما۔ پھر پوچھا گیا: بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: پرہیز گار۔ پھر پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: جو دین کے بدلے دنیا حاصل کرتے ہیں۔

(المجالسۃ وجواہر العلم للدینوری، 1/160، رقم:300)

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ اس قول کے تحت فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ نے غیرِ عالم کو انسانوں میں شمار نہ کیا کیونکہ علم ہی وہ خُصوصِیَّت ہے

جس کی وجہ سے انسان تمام جانوروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ لہٰذا انسان اُس وَصف کے ذریعے انسان ہے جس کے باعث اسے عزّت حاصل ہوتی ہے۔ وہ جسمانی قُوَّت کی وجہ سے انسان نہیں ورنہ اُونٹ اس سے زیادہ طاقتور ہے۔ نہ جَسامت کی وجہ سے انسان ہے ورنہ ہاتھی کا جسم اس سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔ نہ بہادری کے سبب ورنہ دَرِنْدے اس سے بڑھ کر بہادر ہیں۔ نہ اس لئے کہ وہ زیادہ کھاتا ہے کیونکہ بَیْل کا پیٹ اس سے زیادہ بڑا ہوتا ہے بلکہ انسان علم ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (احیاء العلوم، 23/1) اللہ پاک قرآنِ کریم، پارہ 20 سورۃُ الْعَنْکَبُوت، آیت نمبر 43 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِۚ وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴿۴۳﴾

(پ20، العنکبوت:43)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں علماء ہی سمجھتے ہیں۔

دین کا سُتون

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کی کوئی عبادت ایسی نہیں کی گئی جو دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے اَفضل ہو اور ایک فَقِیہ (یعنی عالم) شیطان پر ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ بھاری ہے۔ ہر چیز کا ایک سُتون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فِقْہ ہے۔ (معجم الاوسط، 337/4، حدیث:6166) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی منافق میں نہیں ہوتیں: حُسنِ اَخلاق اور دین کی سمجھ بوجھ۔ (ترمذی، 313/4، حدیث:2693)

عالمِ دین کا معیار؟

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس حدیث میں فقہ سے مراد وہ نہیں جو تم سمجھتے

ہو۔ فَقِیہ کا کم سے کم دَرَجہ یہ ہے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے اور اگر اُس پر اِس بات کی مَعرِفت سچی اور غالِب ہو گی تو اس کی برکت سے وہ نِفاق اور رِیا سے پاک ہو جائے گا۔ (احیاء العلوم (مترجم)، 1/46)

لقمان حکیم کی وَصِیّت

منقول ہے کہ حضرتِ لقمان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے بیٹے کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں ایک وَصِیَّت یہ بھی تھی کہ بیٹا علمائے کرام کی صحبت میں بیٹھا کرو کیونکہ اللہ پاک نورِ حکمت سے دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے زمین کو مسلسل بارِش سے۔

(مؤطا امام مالک، 2/478، حدیث:1940)

دِل کی غِذا

حضرت فَتْح مَوصَلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے لوگوں سے پوچھا: اگر مریض کو کھانے، پینے اور دَوا سے روک دیا جائے تو کیا وہ مر نہیں جائے گا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: دل کا بھی یہی معاملہ ہے کہ اگر تین دن تک اس سے علم و حکمت کو دور رکھا جائے تو وہ مُردہ ہو جاتا ہے۔ (التذکرۃ فی الوعظ لابن جوزی، ص56)

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت فتح موصلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بالکل سچ فرمایا کیونکہ جس طرح کھانا بدن کی غِذا ہے اسی طرح علم و حکمت دل کی غِذا ہے جن کی بدولت وہ زندہ رہتا ہے اور جس کے پاس علم نہیں اس کا دل بیمار اور اس کی موت لازِمی ہے۔ لیکن اسے اس بات کی خبر نہیں ہوتی کیونکہ دنیا کی مَحبَّت اور اس میں مشغولیت اِس کے احساس کو ختم کر دیتی ہے، جیسا کہ خوف کے غَلَبے کے وقت زخم کی تکلیف کا احساس نہیں رہتا اگرچہ

تکلیف موجود ہوتی ہے۔ پھر جب موت اس سے دنیا کے بوجھ اُتارتی ہے تب وہ اپنی ہلاکت محسوس کرکے بہت پچھتاتا ہے لیکن پھر یہ اُس کے حق میں بے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے مَدہوش کو نَشے اور خوف کی حالت میں لگے زَخموں کا احساس اُس وقت ہوتا ہے جب اُسے خوف اور نَشے سے نجات ملتی ہے۔ ہم پردے کُھلنے کے دن سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں۔ بے شک لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مریں گے تو ان کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔(احیاء العلوم (مترجم)، 1/51)

عیب دُنیا میں تو نے چھپائے حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کھل رہا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

لباسِ حیاء

اللہ پاک پارہ 8 سورۃُ الاَعراف، آیت 26 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَ رِیۡشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ﴾ (پ8، الاعراف:26)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب و زینت ہے اور پرہیز گاری کا لباس سب سے بہتر ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس آیت میں "لِبَاسًا" سے علم "رِیۡشًا" سے یقین اور "لِبَاسُ التَّقۡوٰی" سے حیا مراد ہے۔

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ یَمانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے کہ "ایمان بے لباس ہے، اس کا لباس پرہیز گاری ہے، جبکہ اس کی زِینت حَیا اور اس کا پھل علم ہے۔(احیاء علوم، 1/20)

شہر کے حاکم سے مِلنے کا وقت نہیں

عظیم تابعی بُزُرگ حضرتِ سالم بن ابو جَعْد رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے مالک نے 300 دِرہم میں خرید کر آزاد کر دیا تو میں نے سوچا کہ اَب کون سا پیشہ اختیار کروں؟ بالآخر علمِ دین حاصل کرنے میں مشغول ہوگیا، ابھی سال بھی نہیں گزرا تھا کہ شہر کا حاکم مجھ سے مِلنے کے لئے آیا لیکن میں نے اُسے اجازت نہ دی۔

(فیض القدیر، 3/552، تحت الحدیث:3827)

(ایک بُزُرگ کا فرمان ایسے معاملے پر کیا خوب صادق آتا ہے چنانچہ) حضرت ابو اَسْوَد رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: علم سے بڑھ کر عزّت والی چیز کوئی نہیں، بادشاہ لوگوں پر حکومت کرتے ہیں جبکہ عُلَما بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں۔ (احیاء العلوم (مترجم)، 1/50)

فضیلت کا لُغوی اور اِصطِلاحی معنیٰ

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لفظ "فضیلت" "فَضْل" سے لیا گیا ہے اور "فَضْل" زیادہ ہونے کو کہتے ہیں۔ جب دو چیزیں کسی بات میں مُشْتَرَک (یعنی ایک جیسی) ہوں اور ان میں سے ایک کسی اضافی بات سے خاص ہو تو کہا جاتا ہے کہ یہ اُس سے اَفْضَل ہے اور اسے اس پر فضیلت حاصل ہے جبکہ وہ اضافی بات اس میں موجود ہو جو اس کے لئے کمال کی بات ہو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: گھوڑا گدھے پر فضیلت رکھتا ہے کیونکہ بوجھ اُٹھانے کی قُوَّت میں تو گھوڑا اور گدھا برابر ہیں لیکن حملہ کرنے، دوڑنے، سخت حملہ آور ہونے کی قُوَّت اور اچھی صورت کی خوبیاں گھوڑے میں اضافی ہیں۔ اب اگر بِالْفَرض گدھے کو اضافی سامان کے ساتھ خاص کیا جائے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ گھوڑے پر فضیلت لے گیا کیونکہ یہ

جسمانی اضافہ ہے جبکہ حقیقت میں کمی جو کہ کوئی کمال کی بات نہیں، اس لئے کہ حیوان میں جسم نہیں بلکہ معنوِیَّت (یعنی اَصلِیَّت) اور اس کی صفات مقصود ہوتی ہیں۔

مزید فرماتے ہیں: علم کو اپنی ذات کے اعتبار سے کسی کی طرف اِضافت کئے بغیر مطلقاً فضیلت حاصل ہے کیونکہ یہ اللہ پاک کا وَصفِ کمال، اَنبیائے کِرام اور ملائکہ عِظام علیہمُ السّلام کا شرف ہے۔(احیاء العلوم، 1/29 ملتقطا)

پسندیدہ چیز کی طرف رغبت کی وجہ

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یاد رہے کہ ایسی بہترین چیزیں جنہیں حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے اُن کی تین قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ ایسی چیز جسے حاصل کرنے کا مقصد کوئی اور وجہ ہو جیسے روپے پیسے، دراصل روپے پیسے کاغذ کے ٹکڑے ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ کاغذ کے نوٹ کھانے سے نہ پیٹ بھرتا ہے نہ پیاس بجھتی ہے، اگر اللہ پاک ان کے ذریعے ہماری ضروریات حاصل کرنا آسان نہ فرماتا تو یہ نوٹ اور ردّی کے کاغذ برابر ہوتے۔(احیاء العلوم، 1/29 بتغیر) حضرتِ وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے درہم و دینار کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ انسان کے گُزر بسر کے لئے زمین میں اللہ پاک کی مُہریں ہیں، نہ کھائی جاتی ہیں نہ پی جاتی ہیں تم انہیں جہاں بھی لے جاؤ گے تمہاری ضرورت پوری ہو گی۔(حلیۃ الاولیاء، 4/57، رقم: 4729)

﴿2﴾ وہ چیز جسے حاصل کرنے کا مقصد خود وہی چیز ہو جیسے آخرت کی کامیابی اور اللہ پاک کے دیدار کی لذّت۔ اللہ پاک کی عطا کی گئی نعمتوں میں سب سے اَفضل و اعلیٰ یہ قسم ہے۔

﴿3﴾ وہ چیز جسے حاصل کرنے کا مقصد خود وہ چیز بھی ہوتی ہے اور کبھی اس سے کوئی دوسری

چیز بھی حاصل کی جاتی ہے جیسے انسان چاہتا ہے کہ اُس کا جسم سلامت رہے کیونکہ اگر اُس کے پاؤں کو چوٹ لگی تو تکلیف ہونے کے ساتھ ساتھ اُس کی ضروریاتِ زندگی کے کاموں میں حرج بھی آتا ہے اس لئے بندہ کوشش کرتا ہے کہ اُس کا جسم سلامت رہے۔

اَب اس اعتبار سے علم کو دیکھیں تو علم اپنی ذات کے اعتبار سے لذیذ ہے لٰہذا وہ دوسری قسم میں شامل ہے(جو پہلی سے افضل ہے) نیز وہ آخِرت اور اس کی کامیابی کا وسیلہ اور اللہ پاک کے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے کہ اس کے بغیر قربِ اِلٰہی حاصل نہیں ہوتا۔ آدمی کے حق میں سعادتِ اَبدی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سعادت مندی) کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور اس کا وسیلہ سب چیزوں سے افضل ہے اور سعادتِ اَبدی بغیر علم و عمل کے حاصل نہیں ہوسکتی اور عمل کی کیفیت کا علم نہ ہو تو عمل تک رسائی نہیں ہوتی۔ پتا چلا کہ دنیا وآخِرت کی اصل سعادت "علم" ہے اسی لئے یہ سب سے افضل ہے۔(احیاء العلوم، 1/29، اتحاف السادۃ، 1/190-187 ملخصًا) ایک روایت میں ہے: تمہارے دین کا افضل عمل وہ ہے جو آسان ترین ہو اور دین سیکھنا سب سے افضل عبادت ہے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ، حدیث:80، ص34)

مال سے بہتر

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت کُمَیْل بن زیاد نَخَعی رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: اے کُمَیْل ! علم مال سے بہتر ہے کہ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ علم حاکم ہے اور مال مَحْکُوم۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔(الفقیہ والمتفقہ، 1/182، حدیث:176)

www.dawateislami.net

مزید فرمایا: رات بھر عبادت کرنے والے دن بھر روزہ رکھنے والے مجاہِد سے عالم افضل ہے اور عالم کی موت سے اسلام میں ایسا رَخنہ (Gap) پڑتا ہے جسے اس کے نائب کے سوا کوئی نہیں بھر سکتا۔(الفقیہ والمتفقہ،2/197،حدیث:856)

آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ اَشعار پڑھے جن میں یہ بھی ہے: علم کے ذریعے کامیابی حاصل کرو ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے۔لوگ مَر جاتے ہیں جبکہ عُلَما زندہ رہتے ہیں۔

(الفقیہ والمتفقہ،2/150،حدیث:769)

مُشْکِلات آسان ہو جائیں گی

حضرت زُبَیر بن ابو بَکْر رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں عِراق میں تھا میرے والدِ محترم نے مجھے پیغام بھیجا کہ علم کو لازِم کرلو! اگر غریب ہو تو یہ تمہارا مال ہے اور اگر غَنی ہو تو یہ تمہارا جَمال ہے۔(احیاء العلوم،1/24)

ایک روایت میں ہے: جو علمِ دین حاصل کرے گا اللہ پاک اُس کی مُشْکِلات کو آسان فرمادے گا اور اُسے وہاں سے رِزْق عطا فرمائے گا جہاں اُس کا گُمان بھی نہ ہو گا۔

(جامع بیان العلم وفضلہ،ص65،حدیث:198)

عالِمِ دین کی وفات

حدیثِ پاک میں ہے: عالم زمین میں اللہ پاک کا اَمین ہوتا ہے۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص74، حدیث: 225۔) ایک اور روایت میں ہے: ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے۔(شعب الایمان،2/264،حدیث:1699)

کسی عقلمند کا قول ہے کہ عالم کی وفات پر پانی میں مچھلیاں اور ہوا میں پرندے روتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ عالم کا چہرہ غائب ہو جاتا ہے لیکن اُس کی یادیں باقی رہتی ہیں۔(احیاء العلوم،1/24)

علم کا اُخروی فائدہ

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: علم اس وجہ سے بھی افضل ہے کہ تم جانتے ہو کسی چیز کا نتیجہ جتنی عظمت و شان والا ہو گا وہ چیز بھی اُتنی ہی فضیلت والی ہو گی اور تم جان چکے ہو کہ علمِ دین کا اُخروی فائدہ اللہ پاک کا قرب مل جانا ہے جبکہ دنیا میں اس کا فائدہ یہ ہے کہ عزّت و وقار میں اضافہ اور طبیعتوں میں ضروری طور پر اِحترام کرنا پایا جاتا ہے۔ یہ مُطْلَق علم کی فضیلت ہے۔ پھر عُلُوم مختلف ہیں، جب علم افضل اُمور میں سے ہے تو اسے حاصل کرنا افضل کام کی جُستجو کرنا اور سکھانا افضل کام کا فائدہ پہنچانا ٹھہرا۔(احیاء العلوم،1/29ملتقطاً)

عالم کے چار حُروف کی نسبت سے چار احادیثِ مبارکہ

﴿1﴾ وہ عالم دین بہت اچھا ہے اگر اس کی ضرورت پڑے تو نفع پہنچادے اگر اس سے بے پرواہی ہو تو اپنے کو بے نیاز رکھے۔(مشکاۃ المصابیح،1/67،حدیث:251)

﴿2﴾ عالم اور عابد کے درمیان 100 دَرَجے ہیں اور ہر دو دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنی مَسافت سَدھایا ہوا عُمدہ گھوڑا70سال تک دوڑ کر طے کرتا ہے۔
(جامع بیان العلم وفضلہ، ص43،حدیث:118)

﴿3﴾ حدیثِ پاک میں ہے: مومن عالم مومن عابد پر70 دَرَجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
(جامع بیان العلم وفضلہ، ص36،حدیث:84)

﴿4﴾ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! افضل عمل کون سا ہے؟ پیارے مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْعِلْمُ بِاللہ۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کون سا علم مراد لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی

www.dawateislami.net

ذات کا علم (یعنی اللہ پاک کی معرفت یعنی پہچان کا علم) عرض کی گئی: ہمارا سوال عمل کے متعلق ہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم علم کا ارشاد فرمارہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی ذات کا علم ہو تو تھوڑا عمل بھی فائدہ دیتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو زیادہ عمل بھی فائدے سے خالی ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم، 1/22)

دنیا و آخرت کی بھلائی سے کیا مراد ہے؟

عظیم تابعی بُزُرگ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ اس ارشادِ باری تعالیٰ ﴿ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱ ﴾[1] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا میں "حَسَنَةً" سے مراد علم و عبادت ہے جبکہ آخرت میں اس سے مراد جنّت ہے۔

(ترمذی، 5/295، حدیث:3499)

علمِ دین کی فضیلت پر مشتمل اقوالِ بُزُرگانِ دین

﴿1﴾ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک کی ایک چادرِ محبت ہے اور جو علم کا ایک باب حاصل کرلیتا ہے اللہ پاک اُسے وہ چادر پہنا دیتا ہے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ، ص83، حدیث:251)

﴿2﴾ حضرت عبدُ اللہ بن مَسعود رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: علم سیکھو اس سے پہلے کہ اٹھا لیا جائے اور علم کا اُٹھایا جانا یہ ہے کہ علما وفات پا جائیں گے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، راہِ خدا میں مارے جانے والے شُہَدا جب عُلَما کا مقام دیکھیں

1 ... ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (پ2، البقرۃ:201)

www.dawateislami.net

گے تو تمنّا کریں گے کہ کاش! انہیں بھی عالم اُٹھایا جاتا۔(احیاء العلوم، 1 / 23) کوئی بھی عالم پیدا نہیں ہوتا علم سیکھنے سے ہی آتا ہے۔(کتاب الزہد للامام احمد، ص184، حدیث:899)

﴾3﴿ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: رات میں کچھ دیر علم کی تکرار کرنا مجھے ساری رات شب بیداری سے زیادہ مَحْبُوب ہے۔(مصنف عبد الرزاق، 10 / 238، حدیث:20636)

(اِسی طرح حضرت ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ اور حضرت امام احمد بن حَنْبل رحمۃُ اللہِ علیہ سے بھی منقول ہے۔) (احیاء العلوم، 1 / 23)

﴾4﴿ حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عُلَما کی سیاہی کا شُہَدا کے خون سے وَزْن کیا جائے گا تو عُلَما کی سیاہی شہدا کے خون سے بھاری ہو گی۔(احیاء العلوم، 1 / 23)

﴾5﴿ حضرت اَحْنَف رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول ہے کہ جلد ہی عُلَما مالک بن جائیں گے اور ہر اس عزّت کا اَنْجام ذِلّت ہوتا ہے جسے علم سے مضبوط نہ کیا جائے۔(عیون الاخبار للدینوری، ص137)

﴾6﴿ حضرت امام شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: علم کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس کی طرف یہ مَنْسُوب ہو خواہ چھوٹی سی بات میں، تو وہ خوش ہوتا ہے اور جس سے اسے اُٹھالیا جاتا ہے وہ رَنْجیدہ ہوتا ہے۔(احیاء العلوم، 1 / 23)

﴾7﴿ ایک عالم کا قول ہے کہ کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ جسے علم نہیں ملا اسے کیا ملا اور جسے علم ملا اسے کیا نہیں ملا۔(احیاء العلوم، 1 / 23)

﴾8﴿ کسی عقلمند سے پوچھا گیا کہ کون سی چیزیں جمع کرنی چاہئیں؟ جواب دیا: وہ چیزیں کہ جب تمہاری کشتی ڈوب جائے تو وہ تمہارے ساتھ تیرنے لگیں یعنی علم۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص80، حدیث:246) بعض نے کہا: کشتی کے غرق ہونے سے مراد موت کے ذریعے بدن کا ہلاک ہونا ہے۔(احیاء العلوم، 1 / 23)

www.dawateislami.net

﴿9﴾ کہا گیا ہے کہ جو حکمت کو لگام بنالیتا ہے لوگ اسے امام بنالیتے ہیں اور جو حکمت کو سمجھ لیتا ہے لوگ اسے عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص80، حدیث:246)

علم سیکھنے سِکھانے کی فضیلت

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے حُجرۂ مبارَکہ سے مسجد میں تشریف لائے تو دو حلقے سجے ہوئے تھے ایک قرآن مجید پڑھ رہا تھا اور اللہ پاک سے دعا مانگ رہا تھا جبکہ دوسرا علم سیکھنے سکھانے میں مشغول تھا فرمایا:”دونوں بھلائی پر ہیں۔“ یہ لوگ قرآن کی تلاوت اور اللہ پاک سے دعا کر رہے ہیں، اللہ پاک چاہے تو انہیں عطا کرے یا نہ کرے اور یہ لوگ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہیں اور بے شک میں مُعَلِّم بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہیں تشریف فرما ہوئے۔(ابن ماجہ، 1/150، حدیث:229)

فہرس

علمِ دین کے فضائل	1	فضیلت کا لُغَوی اور اِصطِلاحی معنیٰ	7
دُرود شریف کی فضیلت	1	پسندیدہ چیز کی طرف رغبت کی وجہ	8
تختِ بِلْقیس کس طرح آیا	1	مال سے بہتر	9
دین کا سُتون	4	مُشکِلات آسان ہو جائیں گی	10
عالِمِ دین کا معیار؟	4	عالِمِ دین کی وفات	10
لقمان حکیم کی وصیّت	5	علم کا اُخروی فائدہ	11
دِل کی غِذا	5	چار احادیثِ مبارکہ	11
لباسِ حیاء	6	دنیا و آخرت کی بھلائی سے کیا مراد ہے	12
شہر کے حاکم سے مِلنے کا وقت نہیں	7	علمِ دین کی فضیلت پر مشتمل اقوالِ بزرگانِ دین	12

اگلے ہفتے کا رسالہ

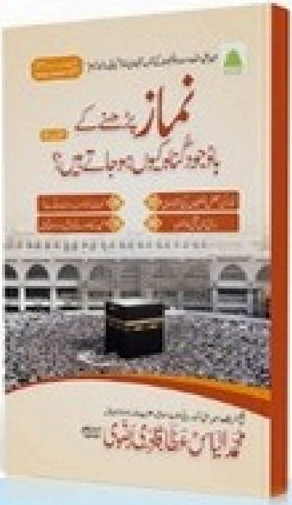

978-969-722-419-7
01882378

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net